حضرت مولانا محمد فضل الدین چشتی نظامی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش وابتدائی حالات:

حضرت مولانا حافظ فضل الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ 1921ء کو مکھڈ شریف کے مشہور علمی وروحانی خانوادے میں حضرت مولانا محمد احمد الدینؒ کے کاشانہ ولایت میں رونق افروز ہوئے۔ آپؒ نے قرآن مجید حفظ کیا اور ابتدائی تعلیم مکھڈ شریف میں خانقاہِ عالیہ پر واقع عظیم درسگاہ میں مکمل کی۔ حفظ قرآن پاک میں موضع تراپ (تحصیل جنڈ) کے مولوی حافظ نور حسین قریشیؒ اور کھڑپہ (پنڈی گھیپ) کے میاں محمدؒ آپ علیہ الرحمہ کے استاد تھے۔ حفظ کی دہرائی حاجی حافظ محمد سلطان (والدمحترم مولانا غلام محی الدین، ملہووالی) سے مکمل کی۔ اپنے والدمکرم حضرت خواجہ احمد الدینؒ سے ابتدائی کتب اور علم ادب کی تعلیم حاصل کی۔ درس نظامی اور دیگر کتب کی تدریس کے سلسلے میں مولوی غلام فریدؒ، مولانا محبّ النبیؒ، حکیم مولوی عبدالحیؒ (بھوئی گاڑ، ٹیکسلا)، مولوی عبدالرؤف ہزارویؒ اور مولانا امام غزالیؒ (مریدِ خاص حضرت اعلیٰ میرویؒ) کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ہدایہ اور مشکوۃ شریف کی تعلیم حضرت علامہ سکندر ہزارویؒ سے حاصل کی۔ حضرت علامہ ہزارویؒ کی شخصیت علم وادب میں بے مثال تھی۔ آپ (حضرت علامہ ہزاروی) جب مکھڈ شریف پڑھانے کے لیے تشریف لائے تو اس سے پہلے آپؒ 50 سال تک دارالعلوم دیوبند میں پڑھاتے رہے۔ مولانا فضل الدین کے دیرینہ دوست اور ہم درس جناب مولوی غلام محی الدین راوی ہیں کہ ایک دن ظہر کے نماز کے بعد حضرت مولانا سکندر خان صاحب سبق پڑھا رہے تھے۔ دوران سبق حضرت مولانا غلام زین الدین ترگویؒ تشریف لائے اور خاموشی سے طلبا کے پیچھے بیٹھ گئے۔ جب مولانا صاحب اسباق پڑھا چکے تو حضرت علامہ مولانا غلام زین الدین ترگویؒ فرمانے لگے کہ "یہ مولوی صاحب تو علما کے استاد ہیں طلبا کے نہیں، صرف اسباق کے مشکل مقامات کے حل کے لیے ان سے رجوع کیا جائے۔"

حضرت پیر مولانا فضل الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے دورہ حدیث جامعہ عباسیہ بہاولپور سے مکمل کیا۔ گولڑہ شریف کی علمی وروحانی شخصیت حضرت بڑے لالہ جی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپؒ کے ہم سبق رہے۔ دورہ حدیث کے بعد آپؒ واپس مکھڈ تشریف لائے۔ 1943ء میں کچھ عرصہ ریاست رام پور میں بھی رہے۔ یہاں ان کے ہم سفر اور دیرینہ دوست جناب مولوی غلام محی الدین (ملہووالی) بھی ساتھ تھے۔ جہاں وہ اپنی اراضی کی دیکھ بھال کے لیے گئے تھے لیکن کچھ عرصہ کے بعد وطن واپس لوٹ آئے۔

ازدواجی زندگی واولادِ اطہار:

حضرت پیر مولانا فضل الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی اپنے چچا صاحب حضرت مولانا محمد الدینؒ کے ہاں ہوئی۔ اولاد میں ایک صاحبزادہ اور چار صاحبزادیاں ہوئیں۔ بڑی صاحبزادی 13 رمضان المبارک 1996ء میں وصال فرما گئیں۔ ان کا مزار مکھڈ شریف میں ہے۔ بڑے صاحبزادہ حضرت مولانا فتح الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جو آپؒ کے وصال کے بعد خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ کے سجادہ نشین ہوئے۔ حضرت مولانا فتح الدین چشتیؒ نے 24 محرم الحرام 1444ھ بمطابق 22 اگست 2022ء کو وصال فرمایا۔

تدریس:

حضرت مولانا فضل الدینؒ ریاست رام پور واپسی پر کچھ عرصہ سندھ کے علاقہ میں بھی قیام پذیر رہے۔ بعدازاں جب مکھڈ تشریف لائے تو تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ ایک عرصہ تک مکھڈ شریف کی قدیمی درسگاہ میں حدیث شریف پڑھاتے رہے۔

سجادہ نشینی:

جولائی 1969ء میں آپؒ کے والدگرامی عالم باعمل، صوفی بے ریا، درویش صفت انسان حضرت مولانا احمد الدینؒ کے وصال کے بعد آپؒ خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے پانچویں سجادہ نشین مقرر ہوئے اور 40 سال تک اس خانقاہ کے سجادہ رہے۔

وصال:

حضرت مولانا محمد فضل الدین چشتی مکھڈی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال مبارک 2 شعبان المعظم 1429ھ مطابق 5 اگست 2008ء بروز منگل بوقت ظہر تقریباً 1:30 بجے ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا جنازہ وصال مبارک کے دوسرے دن 10:45 پر خانقاہ حضرت مولانا رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے پڑھا گیا۔ نماز جنازہ آپؒ کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا شرف الدینؒ نے پڑھائی۔ حضرت مولانا مکھڈی رحمتہ اللہ علیہ کے قدمین اقدس کی طرف چارپائی مبارک کچھ وقت کے لیے رکھی گئی حضرت مولاناؒ کے وسیلہ سے دعا مانگی گئی اور پھر اس عظیم ہستی کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ہر چہرہ سوگوار اور ہر آنکھ پرنم تھی کہ آج محبتوں کا امین، سادگی کا دلدادہ، عقیدت مندوں کا پیر اس دنیائے فانی سے منہ موڑ گیا۔ کل نفس ذائقة الموت (القرآن) اللہ رب العزت آپؒ کو کروٹ کروٹ راحتیں نصیب فرمائے اور آپؒ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

تعلیمات و معمولات:

آپؒ کی زندگی سادگی اور صدق وصفا سے عبارت تھی۔ آپؒ کے پوتے و موجودہ سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ پروفیسر ڈاکٹر محمد ساجد محمود نظامی صاحب دامت برکاتہم کے بقول ان جیسا سچا اور کھرا انسان نہیں دیکھا۔ آپؒ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ عمر بھر حق گوئی، بے باکی اور سچائی آپؒ کا شیوہ رہا۔ شہرت اور ناموری بالکل ناپسند فرماتے۔ آپؒ کو کئی بار اعلیٰ حکومتی عہدوں کی پیشکش ہوئی لیکن آپؒ نے ہر بار اسے ٹھکرا دیا۔ جنرل ضیاء الحق کے دور میں آپ کو زکوۃ کمیٹی، اٹک کا چیئرمین مقرر کیا گیا، احباب کے اصرار اور خدمت خلق کے جذبہ کے پیش نظر آپؒ نے اسے قبول کر لیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد ہی اس عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ آپؒ کو محکمے کے افسران کے اطوار پسند نہ تھے اور حکومتی پالیسیوں سے بھی اختلاف تھا۔ تصوف آپؒ کا پسندیدہ موضوع تھا۔ جو بھی احباب اور عقیدت مند آتے، آپؒ کی گفتگو اور سادگی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے۔ دورانِ گفتگو دلائل کے طور پر یا اپنی بات کی وضاحت کے لیے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور اولیائے کاملین کے واقعات سناتے رہتے۔ حافظ و اقبال آپ کے پسندیدہ شاعر تھے۔ دونوں شاعروں کے اشعار پڑھتے وقت آبدیدہ ہو جاتے۔ علامہ محمد اقبال کے عشق رسول ﷺ کی بات ہوتی تو فرماتے کہ اقبال بہت بڑا عاشق رسول ﷺ تھا۔ میں نے آپؒ سے علامہ اقبال کی شاعری تقریباً سال تک سبقاً پڑھی۔ علامہ کے اشعار پڑھتے ہوئے آپؒ آبدیدہ ہو جاتے اور اس قلندر زماںؒ کی شان میں رطب اللسان رہتے۔ حافظ کا یہ شعر اکثر پڑھا کرتے۔

گناہ اگرچہ نبود اختیار ما حافظ
تو در طریق ادب کوش و گو گناہ منست

محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ، محفل سماع اور دیگر مذہبی محافل میں آپؒ کے عشق حقیقی کا نظارہ دیدنی ہوتا۔ عشق رسول ﷺ میں غرق دنیا و مافیہا سے بے خبر آنکھوں سے بے ساختہ آنسو رواں ہوتے اور یہ کیفیت محفل کے اختتام تک رہتی۔ آخری عمر میں صحت کی خرابی اور بڑھاپے کے باوجود تمام محافل میں بڑے اہتمام سے شریک ہوتے۔ آپؒ نے حفظ مکمل کرنے کے بعد 1990ء تک قرآن پاک بڑے اہتمام سے ہر سال نماز تراویح میں پڑھا۔ کم وبیش 50 سال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مکھڈ شریف میں، شہر کی مساجد میں تو کبھی خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد پاک میں، کبھی دربار کے سامنے تو کبھی دریا کنارے قرآن مجید سنانے کی سعادت آپ کے حصے میں آتی رہی۔

1925ء میں پہلی بار اپنے والدین کریمین کے ساتھ زیارت حرمین شریفین کے لیے حجاز مقدس تشریف لے گئے۔ بچپن میں ہی اتنی بڑی سعادت حاصل کرنا اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ کی خاص عنایت تھی۔ آپؒ کی زبانِ مبارک سے میں (حضرت صاحبزادہ محمد ساجد محمود نظامی صاحب دامت برکاتہم) سنا کہ پہلے حج میں دوران طواف، غلاف کعبہ کے اندر اچانک لپٹ گیا۔ کافی دیر تک بوسوں کی برسات ہوتی کہ جب باہر نکالا گیا تو سب لوگ دوڑے دوڑے آئے اور آپؒ کے چومنے لگے۔ کافی دیر تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ اس کے علاوہ 5 بار آپؒ کو بیت اللہ شریف اور روضہ رسول ﷺ کی حاضری نصیب ہوئی۔ عمر کے آخری حصے تک جو بھی عمرہ کی سعادت کے لیے جانے سے پہلے آپؒ کو ملنے آتا آپؒ فرماتے کہ میرا اسلام روضہ رسول ﷺ کے سامنے

ہاتھ جوڑ کر پیش کرنا اورعرض کرنا کہ مجھ غریب و نادار کو اپنی زیارت کے لیے بلوائیے۔اس کے ساتھ کلمہ شریف پڑھتے اور کہتے کہ حضورﷺ کے سامنے میری گواہی دینا کہ اس نے میرے سامنے آپﷺ کا کلمہ پڑھا۔ یہ بات کہتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتے۔ اگرچہ آپؒ کی عمر اور صحت سفر کی متحمل نہ تھی۔لیکن روضہ رسولﷺ کی زیارت کی تڑپ آخری سانس تک رہی۔

آپؒ تونسہ مقدسہ کے ولی کامل، خانوادہ شاہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے چشم و چراغ حضرت خواجہ محمود تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔آپؒ خود فرماتے کہ جب حضرت خواجہ محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ آخری بار مکھڈ شریف تشریف لائے تو حضرتؒ نے فرمایا کہ جتنے بچے ہیں سب کو مرید کرا لیں زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔اس وقت جتنے بھی مکھڈ شریف میں ہمارے خاندان کے بچے تھے انھیں بیعت سے سرفراز فرمایا۔اسی دوران میں بھی اس سعادت عظمیٰ سے مستفیض ہوا۔ جب تک آپؒ کی صحت نے اجازت دی، تونسہ مقدسہ حاضری دیتے رہے۔حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے اعراس مبارک پر باقاعدگی سے حاضری دیتے۔حضرت خواجہ محمود تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی حاضری کے لیے قادر پور شریف (ملتان) تشریف لے جاتے۔ یاد رہے کہ حضرت خواجہ محمود تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے قادر پور شریف (ملتان) میں وصال فرمایا۔حضرت مولانا فضل الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد مکرم حضرت خواجہ مولانا احمد الدین رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قادر پور شریف (ملتان) حاضری دیتے رہے۔تونسہ مقدسہ کی حاضری کے بارے میں ارشاد فرماتے کہ تونسہ پاک کی حاضری ہم جیسے غریبوں کا حج ہے۔حضرت صاحبزادہ محمد ساجد محمود نظامی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ میں جب بھی تونسہ مقدسہ جانے کی اجازت طلب کرتا تو دادا سائیں (حضرت پیر فضل الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے کہ بیٹا! روضہ رسولﷺ اور پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری سے کون روکتا ہے۔ جاؤ بیٹا خوشی سے جاؤ، ہاتھ جوڑ کر میرا اسلام پیش کرنا اور حاضری کی اجازت فرمانے کی التجا کرنا۔تونسہ مقدسہ میں ایک عرصہ تک آپ مکھڈی بنگلہ میں عرس شریف کے موقعوں پر تشریف فرما رہتے۔ بعدازاں اپنے وصال سے تقریباً 21 سال قبل قدیمی عمارت حضرات مہاروی علیہ الرحمہ کی سرائے مبارکہ میں تشریف لے آئے۔تونسہ مقدسہ میں آپ کی محفل دیدنی ہوتی۔سادگی آپؒ کی ذات کا حصہ تھی۔عام سی چٹائی پر تشریف فرما ہوتے۔تمام احباب آپؒ کے گرد جمع ہوتے۔سرور کائناتﷺ کی پیاری باتیں اولیائے کاملین کے قصے اور اپنے مشائخ کے وجد آفریں واقعات آپؒ کی زبانی سننے کا موقع ملتا، تو روح پرور کیفیات دار بانصیب ہوتیں۔

اپنے والد مکرم حضرت خواجہ مولانا احمد الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپؒ مکھڈ شریف تشریف فرما رہتے۔تونسہ پاک اور حجاز مقدس کے سفر کے علاوہ اپنی منشا سے کسی اور مقام کا سفر نہ کرتے۔احباب و پیر بھائی آپؒ سے تقاضا کرتے کہ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔آپؒ حتی الوسع کوشش کرتے کہ مکھڈ شریف سے باہر نہ جائیں، اگر کوئی زیادہ مجبور کرتا تو فرماتے کہ تمہارے ساتھ چلا جاؤں گا لیکن ایک وعدہ کرو تب جاؤں گا۔ وعدہ کیا ہوتا کہ رات واپس مکھڈ شریف میں آ جاؤں گا۔رات کہیں اور نہیں ٹھہروں گا۔ یہ آپ کا حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کے ساتھ محبت اور وابستگی کا انداز تھا۔

آپؒ کے چار بھائی اور دو ہمشیرہ تھیں۔ بڑے بھائی حضرت مولانا شرف الدینؒ، حضرت مولانا شرف الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت صاحبزادہ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ۔ چوتھے بھائی صرف دو تین دن زندہ رہے۔مختون پیدا ہوئے تھے۔مولانا فضل الدین سے بڑے صرف ایک بھائی حضرت شرف الدین تھے جو عین جوانی میں انتقال فرما گئے۔ان سے والد مکرم حضرت مولانا احمد الدین کو دلی لگاؤ تھا۔اسی لیے آپ کے وصال کے بعد جب دوسری شادی سے اللہ نے پہلا بیٹا عطا کیا تو اس کا نام بھی شرف الدین رکھا۔علاوہ ازیں ہمشیرگان وصال فرما چکی ہیں۔ایک کا مزار مبارک بندیال شریف (خوشاب) میں اور ایک کا میرا شریف میں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا فضل الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ مکھڈ شریف کی زینت، اپنے اسلاف کے فکر و عمل کے سچے وارث اور ان کے فیوضات و برکات کے امین تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ **آمین بجاہ سید المرسلین۔**

..................☆☆☆..................